رمضان کا بابرکت مہینہ ابھی ابھی ہم سے رخصت ہوا، اللہ رب العالمین کا بے پایاں فضل واحسان ہے کہ اس نے ہمیں اس خیر وبرکت کے مہینے میں عبادت وبندگی کی توفیق بخشی، ہم نے صیام وقیام، تلاوت قرآن، شب بیداری، اور صدقات وخیرات جیسی اہم ترین عبادات کو انجام دیا جو اللہ تعالی کی توفیق کے بغیر ممکن نہ تھا، ہمیں اس توفیق ارزانی پر اللہ تعالی کا شکر گزار رہنا چاہیے، اور خلوص دل کے ساتھ دعا کرنا چاہیے کہ پروردگار اس ہم تیرے حقیر اور کمزور بندے ہیں، جو کچھ تیرے حضور میں اپنی حقیر سی محنتوں کا نذرانہ پیش کیا ہے تو اسے شرف قبولیت عطا فرما، اپنی رحمتِ خاص اور لطف وکرم سے جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرما۔

دراصل اللہ تعالی کی نعمتوں کا اعتراف اور اس پر شکر گزاری بڑی عظیم نعمت ہے ،اللہ تعالی کی بے شمار نعمتیں ہمارے اوپر ہمہ وقت نچھاور رہتی ہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے: ''اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے، اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے، یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے، (ابراہیم: ۳۴) اس کا تقاضا ہے کہ ہم دل سے اللہ تعالی کے انعام واکرام اور رحمت وبخشش کا اعتراف کریں، زبان سے اس کی حمد وثناء بیان کریں اور اعضاء وجوارح کو اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگا کر اس کا حق ادا کریں، اللہ تعالی کو اپنے بندوں سے یہی مطلوب ہے کہ ہرطرح کی عبادت وبندگی، مجاہدہ وقربانی کے باوجود کبر وغرور میں مبتلاء نہ ہوں، بلکہ اللہ تعالی کی توفیق پر شکر گزار بنیں، کہ ہم کیا تھے، ہماری کیا حیثیت ہے، اور اللہ نے ہمیں کن کن نعمتوں سے مالا مال کیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی شخص صرف اپنے عمل کی بنا پر جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول آپ بھی، فرمایا: ہاں میں بھی، الا یہ کہ اللہ تعالی مجھے اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے۔،، (صحیح بخاری:۵۶۷۳) ارشاد باری تعالی ہے: ''اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کردیا کہ اگر تم شکر گزاری کروگے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا، اور اگر تم ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے، (ابراہیم: ۷) اسی طرح اللہ تعالی نے آل داؤد پر نبوت ورسالت کے ساتھ مختلف چیزوں پر حکمرانی عطا کی اور فرمایا: ''اے آل داؤد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم

ہی ہوتے ہیں، (سبأ:۱۳) علامہ ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ''شکر گزاری کو اللہ تعالی نے ایمان کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے اور اللہ تعالی نے اس بات کی خبر دی ہے کہ :''اللہ تعالی تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟ اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور ایمان والے بن جاؤ، (النساء:۱۴۷) یعنی اگر تم اپنی تخلیق کے مقصد کو پہچانو اور اس کے تقاضے کو پورا کرو جو شکر اور ایمان کے بغیر ممکن نہیں ہے تو اللہ تعالی تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا،، (عدة الصابرین: ج:۲۲ص:۶، بحوالہ شاملہ))

☆سلف صالحین کہتے تھے کہ رمضان المبارک کے مہینے کی مثال یہ ہے کہ: ''سوقٌ قام ثم انفض،، ایک بازار تھا جو لگا اور پھر اٹھ گیا، جس نے اس مارکیٹ سے بزنس وتجارت کیا، اس نے خوب فائدہ اٹھایا، چونکہ ہم اس مہینے میں آخرت کے تاجر بنے رہے جیسے ایک دنیا کا تاجر اپنے مال کو خریدنے بیچنے اور محنت ومشقت کے بعد محاسبہ کرتا ہے کیا کھویا کیا پایا اسی طرح ہمیں بھی ماہ رمضان کی عبادات کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کا محاسبہ کرنا چاہیے کہ ہم سے کیا چیزیں فوت ہوگئیں، اور غیر ضروری چیزوں میں ہمارا کتنا وقت ضائع ہوگیا، اگر زندگی نے وفا کیا تو آئندہ کے لئے ایک لائحۂ عمل تیار کیجئے، یقیناً بڑا ہی خائب وخاسر رہا وہ شخص جس نے ان اوقات کو ضائع کردیا، لہو ولعب اور سستی وغفلت میں پڑا رہا، یہ بابرکت مہینہ آیا اور یوں ہی گزر گیا، اس نے کوئی فائدہ اٹھایا اور نہ ہی اپنے نامہ اعمال میں کسی نیکی کا اضافہ کیا، حالانکہ اللہ تعالی نے ہمیں بہترین موقع عنایت کیا تھا کہ ہم اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کر لیتے، توبہ واستغفار اور انابت الی اللہ کے ذریعہ اپنے گناہوں پر روتے، ظاہر وباطن کی اصلاح وتربیت کرتے اور ایمانی جوش وجذبے کے ساتھ اطاعت وفرمانبرداری کی زندگی شروع کرتے، اور جو کمیاں وکوتاہیاں رہ گئیں انہیں دور کرکے اللہ تعالی کی رحمتوں کے طلبگار بنتے مگر افسوس ہم نے یہ موقع ضائع کردیا،

☆بعض سلف صالحین کہتے تھے: ,,إن من علامات قبول الحسنة ،الحسنة بعدها،، نیکیوں کے شرف قبولیت پانے کی علامت یہ ہے کہ نیکیاں کرنے کے بعد آدمی کا جذبہ مزید نیکی وثواب کی طرف بڑھ جائے، اب ہم غور کریں کہ ہماری ان عبادتوں کا اثر ہماری زندگی پر قائم ہوا یا نہیں، کیونکہ بندہ جب اطاعت وفرمانبرداری اور تقوی وپرہیزگاری میں زندگی گزارتا ہے تو اس نیکی وصالحیت کا اثر قائم ہونا چاہیے، ایک نیکی انجام دینے کے بعد دوسری نیکی کا دروازہ کھلتا ہے، اور اسی طرح ایک معصیت اور گناہ سے دوسری برائی کا

دروازہ کھلتا ہے، لیکن ہم میں ہر مرد وعورت اپنی ایمانی کیفیت اور دینی حالت کا جائزہ لے کہ ماہ رمضان کا سورج غروب ہوتے ہی اکثر وبیشتر لوگوں کے عمل کا سورج بھی غروب ہوجاتا ہے، غفلت ولاپروائی، سستی وکاہلی کا پوری طرح ہم شکار ہوجاتے ہیں، پنج وقتہ فرض نمازوں تک کی ادائیگی ہماری طبیعتوں پر گراں گزرنے لگتی ہے، یہ احساس گزرتا ہے کہ پورا مہینہ خوب مجاہدہ اور مختلف النوع عبادات کی پابندی کے باوجود ہم پر کوئی اثر اور تبدیلی دکھائی نہیں دیتی، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ,,ہمارے دلوں کے لئے آنا جانا لگا رہتا ہے، جب یہ نیکیوں پر آمادہ ہوجائے تو نوافل کا اہتمام کرو، اور جب اکتا جائے تو کم از کم فرائض کو لازم پکڑو،، (مدارج السالکین:۱۲۲/۳)

☆کثرت عبادت پر کبھی نازاں وفرحاں نہیں ہونا چاہیے، شیطان اس راستے سے کھیل جاتا ہے، بلکہ اخلاص عبادت اور اس کی قبولیت کے لئے فکرمند رہنا چاہیے، ,,سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا: اللہ تعالی فرماتا ہے: ,,اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں، (المومنون:۶۰) اے اللہ کے رسول اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جو شراب پیتے چوری اور زنا کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں اے صدیق کی بیٹی، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، صدقہ وخیرات دیتے ہیں، اور وہ خوف کھاتے ہیں کہ پتہ نہیں! ہماری یہ عبادتیں قبول ہوئیں یا رد کر دی گئیں، (سنن ترمذی:۳۱۷۵) ,,اللہ کے بندوں کا کردار یہ ہوتا ہے کہ بڑی بڑی نیکیاں اور عبادتیں کرکے بھی اس کی عدم قبولیت پر خوف کھاتے تھے، اس لئے کبھی اپنی عبادتوں پر مغرور نہیں ہونا چاہیے، ہماری پوری زندگی عبادت ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ,,اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے، (الحجر:۹۹) مومن کے عملی تسلسل پر کبھی موت نہیں آتی یہاں تک کہ وہ خود فنا کے گھاٹ اتر جائے، ,حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ,,اے قوم! عمل پر مداومت کو لازم پکڑو، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں جو ایک مہینہ یا دو مہینہ، ایک سال یا دو سال عبادت کرے،، سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ,,قبولیت عمل کے لئے عمل کرنے سے زیادہ اہتمام کرو، کیا تم نے اللہ تعالی کا یہ ارشاد مبارک نہیں سنا ہے: ,,بیشک اللہ تعالی متقیوں ہی کے عمل کو قبول فرماتا ہے، (لطائف المعارف: ص:۲۳۲) معلی بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ,,چھ مہینے رمضان کو صحیح سالم پانے کے لے

دعاء کرتے اور جب رمضان کا مہینہ ختم ہوجاتا تو چھ مہینہ دعاء کرتے کہ اللہ تعالی میری عبادتوں کو قبول فرمالے،، کسی بھی عبادت کو دوام اور استقلال کے ساتھ ادا کیا جائے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,اللہ تعالی کے نزدیک سب سے محبوب ترین عبادت وہ ہے جو معمولی ہو مگر دوام کے ساتھ مستقل انجام دیا جائے ،(صحیح بخاری: ٦٤٦٤) کچھ دنوں تک خوب مجاہدہ کیا جائے پھر ترک کر دیا جائے اس سے بہتر ہے کہ تھوڑا ہی عمل کیا جائے مگر ہمیشہ کیا جائے ،صحابہ، تابعین اور سلف صالحین کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ رمضانی مسلمان نہیں تھے بلکہ ربانی مسلمان تھے ، اور یہی حقیقی کامیابی ہے کہ شخص ربانی مسلمان بننے کی کوشش کرے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ,,اس عورت کی طرح نہ ہوجاؤ جس اپنا سوت کاٹنے کے بعد اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا،(النحل: ٩٢) سوائے تھکاوٹ کے اور کوئی ثمرہ وفائدہ حاصل نہ ہوا، اللہ تعالی کے عہد و پیمان کو توڑ دینے والا اس بیوقوف عورت کی طرح ہے جس نے اپنی محنت کو ضائع کر دیا، بشر الحافی رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ: کچھ لوگ رمضان میں عبادت کرتے اور خوب مجاہدہ کرتے ہیں، مگر جب ماہ رمضان ختم ہوجاتا ہے تو ترک کر دیتے ہیں، فرمایا: ,,بڑے ہی برے لوگ ہیں انہوں نے صرف رمضان میں اپنے رب کو پہچانا ہے،، حالانکہ وہی رب کریم جو رمضان میں ہمارا خالق و مالک تھا آج بھی ہے، ہمیشہ یہ فکر غالب رہنا چاہیے۔

زمانہ سلف میں ہر عام وخاص مرد وعورت، غلاموں اور لونڈیوں تک میں اپنے رب کی عبادت وفرمانبرداری کا بڑا اعلی تصور قائم تھا، اس پر محافظت اور اہتمام کا کتنا شوق وجذبہ ہوتا تھا، اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے: ,,تبع تابعین میں سے ابو عبداللہ الحسن بن صالح (المتوفی: ١٦٧ھ) نے اپنی ایک لونڈی کو بیچ دیا، ایک خاندان کے لوگ خدمت کے لئے خرید کر لے گئے، جب آدھی رات گزر گئی تو وہ لونڈی بیدار ہوئی اور گھر والوں کو پکار کر کہا: ,,یا اهل الديار الصلاة ،الصلاة ،، اے گھر والو! نماز، نماز، گھر والے کہنے لگے کیا صبح ہوگئی، لونڈی نے تعجب سے کہا: ,,تم لوگ صرف فرض نماز ہی پڑھتے ہو؟ پھر حسن بن صالح کے پاس واپس آئی اور کہنے لگی ، آپ نے مجھے انتہائی برے لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے، یہ تو ایسے لوگ ہیں جو صرف فرض نماز ہی پڑھتے ہیں (یعنی رات میں قیام اللیل کا اہتمام نہیں کرتے) اللہ کے لئے آپ مجھے اپنے پاس لوٹا لیجئے ، اپنے پاس لوٹا لیجئے،،

Smile Print, Chembur 9819889864

مورخین نے سلطنت عثمانیہ کا مشہور حاکم محمد الفاتح جس نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا، (متوفی: ١٤٨١ء) فرائض وعبادات پر پابندی کا ایک واقعہ نقل کیا ہے: ,,جب اس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا اور اللہ تعالی نے اہل اسلام کو فتح و کامرانی سے نوازا، اس فتح مبین پر اسلامی لشکر نے دو رکعت شکرانے کی نماز ادا کرنا چاہا، سلطان نے حکم دیا, ,أن لا يـــؤم الـنـاس الا رجـل مـا فـاتـتـه صلاة الفجر فی جماعة منذ ان عقل ،، وہی شخص امامت کرے گا جس نے بلوغت کے بعد فجر کی نماز باجماعت کبھی ترک نہیں کیا ہے،، امراء ، وزراء، اور اسلامی لشکر میں بہت ڈھونڈھا گیا مگر اس شرط کے مطابق کوئی نہ مل سکا، سلطان نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی ، پھر نماز کے بعد کہا: ,,اللہ کی قسم ! آج کے دن اللہ تعالی نے ہمیں عزت بخشی ہے اور مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ شکرانے کی نماز قائم نہ ہوسکے گی تو میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دیتا ، جو میرے اور اللہ کے درمیان ایک راز ہے، اللہ کی قسم ! میں نے بلوغت کے بعد سے اب تک کبھی فجر کی نماز باجمات ترک نہیں کیا ہے ،، یہ امراء وبادشاہوں کی عملی زندگی کا حال ہے، جس قوم اور جماعت کے امراء کا کردار اس قدر بلند ہو وہ قوم اللہ کی نصرت واعانت سے کیسے محروم رہ سکتی ہے، اللہ تعالی اپنے بندوں پر کتنا رحیم و کریم ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ,,جب بندہ بیمار ہوجائے یا سفر پر ہو (اور اس کی وجہ سے وہ عبادتیں ادا نہ کر سکے) تب بھی اللہ تعالی اس کے لئے وہی اجر وثواب لکھتا ہے جو صحت وتندرستی میں کرتا رہا ہے (بخاری: ٢٩٩٦) سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,جس نے دن اور رات میں بارہ رکعت نفلی نماز (فرض نماز سے پہلے اور بعد کی سنتیں) ادا کیا اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا،، فرماتی ہیں جب سے میں نے یہ حدیث نبی ﷺ سے سنا کبھی ان بارہ رکعتوں کو ترک نہیں کیا، ان سے روایت کرنے والے عنبسہ بن سفیان کہتے ہیں: جب سے میں نے ام حبیبہؓ سے یہ حدیث سنی میں نے کبھی ان سنتوں کو ترک نہیں کیا، اسی طرح مذکورہ حدیث کی سند کے سارے راوی اپنا عملی تسلسل اور پابندی بیان کرتے ہیں، (صحیح مسلم: ٧٢٨) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلف میں فرائض، سنن، نوافل اور دیگر عبادات پر پابندی کا بڑا اہتمام ہوتا تھا، اللہ تعالی ہم سب کو دوام کے ساتھ فرائض وعبادات پر استقامت نصیب فرمائے، آمین،

یہ دعوتی واصلاحی فولڈر مستقل شائع ہورہا ہے، اہل علم سے گذارش ہیکہ مزید بہتری اور مفید تر بنانے کیلئے اپنے آراء اور مشوروں سے نوازیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعہ کا پیغام

رمضان کے بعد!

کیا کھویا؟ کیا پایا؟

ناشر:
البر فاؤنڈیشن
ا، ونجارا مینسن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیاڈ روڈ، ممبئی ١٠۔
موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229
ای میل: albirr.foundation@gmail.com
ویب سائٹ: www.albirr.in